قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۴ | مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت میاں شریف احمد صاحب ایک ملٹری میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے ۲۸ جولائی انبالہ تشریف لے گئے۔

جناب قاضی امیر حسین صاحب کی بیماری بڑھ رہی ہے۔ نقاہت بے حد ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

مقامی سکولوں میں اگست کے پہلے ہفتہ میں موسمی تعطیلات ہونے والی ہیں۔

قریباً روزانہ بارش ہونے کی وجہ سے موسم خوشگوار ہے۔

مغربی افریقہ کے احمدیوں کا تار برطانوی اخبارات کے نام

جنرل سکرٹری صاحب گولڈ کوسٹ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۱۷ جون سنہ ۱۹۳۰ء کو احمدیہ موومنٹ سالٹ پانڈ کے امام ایم۔ این۔ احمد کی طرف سے حسب ذیل بحری تار انگلستان کے اخبارات کو ارسال کیا گیا۔

ویسٹ افریقہ کے ہزارہا احمدی اس ہتک آمیز اور اشتعال انگیز پراپیگنڈا کو جو ہندوستان میں بعض بدباطن حضرت امام جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ نہایت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۹ء کی شورش میں ہماری جماعت نے ایسے موقعوں پر حکومت سے وفاداری کی ہے جبکہ پولیس بھی بھاگ گئی تھی۔ احمدیوں نے کانگریس پلیٹ فارم سے حکومت سے تعاون کا وعظ کیا۔ اور اس کی وجہ سے طرح طرح کے مظالم ان پر ڈھائے گئے۔ اور ان کا بائیکاٹ کیا گیا۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ ہز میجسٹی کی پابند قانون رعایا کی عزت کے تحفظ سے قاصر رہی ہے۔ اس وقت ہندوستانی حکومت کو منظم جماعتوں کی بے حد ضرورت ہے اور ابھی تھوڑے دنوں میں یہ ضرورت اور بھی زیادہ سختی سے محسوس کی جائے گی۔ ہم برٹش پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ہندوستانی حکومت پر اس کے لئے اخلاقی دباؤ ڈالے۔

یہ تار حسب ذیل اخبارات کو ارسال کیا گیا۔

(۱) ٹائمز لنڈن۔ (۲) ویسٹ افریقہ لنڈن۔ (۳) ڈیلی ہیرلڈ لنڈن۔ (۴) ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن۔ (۵) ریویو آف ریلیجنز لنڈن۔ (۶) سنڈے ایکسپریس لنڈن (۷) ڈیلی نیوز اینڈ کرانیکل لنڈن (۸) نیر ایسٹ اینڈ انڈیا لنڈن (۹) ڈیلی میل لنڈن (۱۰) مانچسٹر گارڈین مانچسٹر۔

مامور من اللہ کی شناخت کے دلائل

فرمودہ

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ

یہ ایک سُنت اللہ ہے۔ خدا کا اٹل قانون ہے۔ کہ جب دنیا پر ضلالت کی ظلمت چھا جاتی ہے۔ اور بے دینی اور فسق و فجور کی رات اپنے انتہا تک پہونچ جاتی ہے۔ تو اسی قانون کے موافق جو ہم رات دن دیکھتے ہیں۔ کہ رات کے آخری حصہ میں آسمان پر صبح صادق کے وقت روشنی کے آثار نظر آنے لگتے ہیں۔ کوئی آسمانی نُور اترتا ہے۔ اور دنیا کی ہدایت اور روشنی کا موجب ٹھیرتا ہے۔

اسی طرح پر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب امساک باراں حد سے گذرتا ہے جس کا نام عام لوگوں نے منفنہ رکھا ہے۔ کہ سات سال سے زیادہ نہیں گذرتا۔ تو سمجھنے والا سمجھتا ہے۔ کہ اب بارش ضرور ہوگی۔

اس قسم کے نشانات خدا تعالےٰ کے ایک اٹل اور مستقل قانون کا صاف پتہ دیتے ہیں۔ اگر آنکھ بالکل بند نہ ہو۔ اگر دل بالکل سویا ہُوا نہ ہو۔ تو اس بات کا سمجھ لینا کہ روحانی نظام بھی اسی طرح واقعہ ہے۔ کچھ مشکل نہیں۔ مگر یہ آنکھ کی بصیرت اور دل کی بیداری بھی اللہ تعالےٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ میں غور کرتے کرتے اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ مامور من اللہ اور راستباز کی شناخت کے لئے ہر قسم کے دلائل مل سکتے ہیں۔ انفسی اور آفاقی دونوں قسم کے دلائل ہوتے ہیں۔ یعنی اندرونی اور بیرونی دلائل۔ اندرونی دلائل میں سے ایک عقل بھی ہے۔ پھر اس کے ساتھ نقل کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ اور اُسے سمجھ سکتے ہیں۔ اگر اپنی عقل یا نقل کافی نہ ہو تو دوسرے عقیل اور فہیم لوگوں سے سُن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

بارہا میرے دل میں یہ سوال پیدا ہُوا ہے۔ کہ عقل مقدم ہے یا نقل۔ اور کیا ان دونوں میں کوئی تعارض اور تناقض تو نہیں؟ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ سماعی چیزوں پر بھی عقل فیصلہ دیتی ہے جیسے فرمایا گیا ہے۔ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ اور پھر عقل صریح اور نقل صحیح میں ہرگز کوئی تعارض نہیں ہوتا۔ دونوں کا ایک ہی فیصلہ ہے۔ اور عقل مقدم ہے۔ کیونکہ انسان مکلف نہیں ہو سکتا۔ جب تک سوچنے اور سمجھنے نہ لگے۔ پس اب ہم اس مدعی کے دعوے کے امتیاز کے لئے عقلی اور نقلی دلائل سے اگر فیصلہ چاہیں۔ تو یقیناً اس نتیجہ پر پہونچیں گے۔ کہ واقعی یہ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہے۔

عقل سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا۔ کہ کیا اس وقت کسی کے آنے کی ضرورت ہے۔ یا نہیں؟ تو جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ خدا تعالےٰ کا مستقل اور اٹل قانون ہمیں بتاتا ہے۔ کہ اس کی طرف سے ایسے وقت پر مامور آتے ہیں۔ اور آنے چاہئیں؟ اور پھر جب ہم نقل سے اس کا موازنہ کرتے ہیں۔ تو نقل ہم کو بتاتی ہے کہ یہ وقت خدا کے ایک مامور کے آنے کا ہے۔ تمام کشوف اور رؤیا اور الہام اس بات پر شہادت دیتے ہیں۔ کہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ چودھویں صدی سے آگے نہیں۔ ہر صدی پر مجدد کے آنے کا وعدہ بجائے خود ظاہر کرتا ہے۔ کہ ایک عظیم الشان مجدد اس وقت ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ صلیبی فتنہ کثرت سے پھیلا ہُوا ہے۔ اس لئے اس صدی کے مجدد کا نام بہر حال کاسر الصلیب ہی ہوگا۔ خواہ وُہ کوئی ہو۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں کاسر الصلیب جس کا نام رکھا گیا ہے۔ وُہ وہی ہے جس کو دوسرے الفاظ میں مسیح موعود کہا گیا ہے۔ اور اسی طرح سے خدا تعالےٰ کے پاک کلام پر جب ہم نگاہ کرتے ہیں۔ تو اور بھی صفائی کے ساتھ یہ بات کھل جاتی ہے۔ کہ اس نے وعدہ کیا۔ کہ اسی امت میں سے خلفاء کا ایک سلسلہ اسی نہج اور اسلوب پر قائم ہوگا۔ جیسے بنی اسرائیل میں ہوا۔ اور پھر یہ بھی کھول کر بیان کیا گیا۔ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وعدہ اور پیشگوئی کے موافق جو استثناء کے ۱۸۔ باب میں کی گئی تھی۔ مثیل موسیٰ ہیں۔ اور قرآن نے خود اس دعوے کو لیا۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔

اب جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثیل موسیٰ ٹھیرے۔ اور خلفاء موسویہ کے طریق پر ایک سلسلہ خلفائے محمدیہ کا خدا تعالےٰ نے قائم کرنے کا وعدہ کیا۔ جیسا کہ سورہ نُور میں فرمایا:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ الآیۃ - پھر کیا چودھویں صدی موسوی کے خلیفہ کے مقابل پر چودھویں صدی ہجری پر ایک خلیفہ کا آنا ضروری تھا۔ یا نہیں؟ اگر انصاف کو ہاتھ سے نہ دیا جائے۔ اور اس آیت وعدہ کے لفظ كَمَا پر پُورا غور کر لیا جائے۔ تو صاف اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ موسوی خلفاء کے مقابل پر چودھویں صدی کا خلیفہ خاتم الخلفاء ہوگا۔ اور وُہ مسیح موعود ہوگا۔

اب غور کرو۔ کہ عقل اور نقل میں تناقض کہاں ہوا عقل نے ضرورت بتائی۔ نقل صحیح بھی بتاتی ہے۔ کہ اس وقت ایک مامور کی ضرورت ہے۔ اور وُہ خاتم الخلفاء ہوگا۔ اس کا نام مسیح موعود ہونا چاہیئے۔

پھر ایک مُدعی موجود ہے۔ وُہ بھی یہی کہتا ہے۔ کہ میں مسیح موعود ہُوں۔ اس کے دعوے کو راستبازوں کے معیار پر پرکھ لو۔

(الحکم ۱۷- نومبر سنہ ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

الفضل کی ضرورت کا احساس

یہ خاکسار "الفضل" کا پُرانا خریدار ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے علالت کی وجہ سے اور کچھ مالی مشکلات کے باعث اسے بند کر دیا تھا۔ مگر بند کرنے کے بعد روحانیت کمزور ہونے لگی۔ اور اس وقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک تنگ و تار غار میں ہوں۔ ازراہ کرم "الفضل" اگست کی پہلی تاریخ سے پھر میرے نام جاری فرمائیں۔ نیازمند عبد الہادی موضع سیٹ بھنگا۔ بنگال۔

کوٹ ماجوہ تحصیل نارووال میں مناظرہ

۲۱- جولائی سنہ ۱۹۳۰ء کو احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ہزارہا کے مجمع میں وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود پر مناظرہ ہوا۔ احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب اور غیر احمدیوں کی طرف سے کئی مولوی مناظر تھے۔ انجام کار غیر احمدی علماء کو میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ خاکسار عبد اللہ خان سکرٹری جماعت احمدیہ تلیعہ صوبا سنگھ

ضرورت

ایک پرائیویٹ لوہے کی فرم کو اپنے دفتر کے لئے ایک ایف۔ اے پاس ہیڈ کلرک کی (جو کام دفتر اور اکونٹنٹ کا پورا واقف ہو) ضرورت ہے۔ تنخواہ نوّے روپے ماہوار۔ اوپر کا ایڈریس چھوڑ کر خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفیکیٹ و تصدیق چال چلن مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجدیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

علاقہ پیرو کے حالات

کوئی احمدی بھائی علاقہ پیرو ساؤتھ امریکہ کے مفصل حالات بذریعہ اخبار الفضل یا براہ راست مجھے تحریر فرمائیں۔ یا اگر کوئی ایسا ایڈریس تحریر کریں جس سے وہاں کے مفصل حالات معلوم ہو سکیں تو بہت مشکور ہوں گا۔ خاکسار محمد عبد الرحیم ٹھیکہ دار معرفت جی۔ آئی۔ پی ریلوے سنٹرل انڈیا۔

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

یسوع مسیح کے ابن اللہ ہونے کا غلط عقیدہ

عیسائی صاحبان نے اگرچہ اپنے "خداوند" اور منجی "یسوع مسیح" کو ابن اللہ ثابت کرنے کے لئے اپنی طرف سے انتہائی کوشش سے کام لینے میں کبھی کمی نہیں کی۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ اس بات کو ثابت کرنا اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے پایۂ ثبوت تک پہونچانا ان کے لئے قطعی ناممکن ہے۔ کتنا ہی زبردست سپیکر اور واعظ کیوں نہ ہو۔ کتنا ہی لائق اور عالم و فاضل پادری کیوں نہ ہو اس مسئلہ پر گفتگو کرتے وقت نہایت بُری طرح شکست کھاتا ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عقل انسانی میں آ ہی نہیں سکتا۔ کہ ایک ایسا شخص جو معمولی انسانوں کی طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ خور و نوش کا محتاج رہا۔ اور پھر آخر میں بقول عیسائیاں صلیب پر لٹکا کر مارا گیا۔ خدا کا بیٹا ہو سکے۔ مگر تعجب ہے۔ باوجود اس مسئلہ میں شکست پر شکست کھانے کے پھر بھی عیسائی صاحبان یہی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ کہ مسیح "ابن خدا" ہے۔

عیسائیوں کا رسالہ

ابھی چند دن ہوئے ہمیں ایک رسالہ موصول ہوا۔ جو کسی پادری صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ اس میں یسوع مسیح کو "ابن اللہ" ثابت کرنے کی ناکام سعی کی گئی ہے چنانچہ اس سے بڑھ کر اعترافِ عجز اور کیا ہوگا۔ کہ خود پادری صاحب کو لکھنا پڑا۔

"میں کمل اور پورے طور پر تو اس کو واضح نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی آپ اس کو پورے طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ خدا کی باتیں جو اس کی شخصیت۔ ماہیت اور ہستی کے متعلق ہیں۔ وُہ انسان کی اعلےٰ سے اعلےٰ سمجھ سے باہر ہیں"

گویا "ابنیت مسیح" کا عقیدہ انسان کی اعلیٰ سے اعلےٰ سمجھ سے بھی بعید ہے۔ جب یہ ایسا مسئلہ ہے۔ جو دانشمندی سے بعید اور فہم و ذکا سے کوسوں دُور ہے۔ تو ذرا سوچئے ایسے مسئلہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنا کہاں کی دانشمندی ہے مگر باوجود ایسے کھلے اعترافِ عجز کے پادری صاحب نے مسیح کے "ابن خدا" ہونے پر چند ثبوت پیش کئے ہیں۔

خدا کی گواہی

آپ لکھتے ہیں:۔

"یسوع مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کی نسبت کلام خُدا کی صریح گواہی کثرت سے موجود ہے۔ . . . . . . خدا باپ نے دو مختلف موقعوں پر بآواز بلند گواہی دی۔ کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے"۔

بے شک خدا کی گواہی کسی دعوے کو ثابت کرنے کی وزن دار دلیل ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ آیا خدا نے یہ گواہی صرف "یسوع مسیح" کے حق میں دی۔ یا کسی اور اپنے "پیارے" کے حق میں بھی دی ہے۔ اگر تو خدا نے صرف یسوع مسیح کو یہ لقب دیا ہوتا تب تو بے شک یہ کہا جا سکتا تھا۔ کہ دیکھو۔ چونکہ خدا نے آپ کو "پیارا بیٹا" قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ ہی اُس کے "ابن" ہیں۔ مگر ہمیں تو کتب مقدسہ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیسیوں انسانوں کو خدا کا بیٹا قرار دیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"خداوند نے یوں فرمایا ہے۔ کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا ہے"۔ (خروج ۴/۲۲)

"میں اسرائیل کا باپ ہوں۔ اور افرائیم میرا پلوٹھا ہے"۔ (یرمیاہ ۳۱/۹)

"وہی میرے نام کے لئے ایک گھر بنائے گا۔ وُہ (سلیمان) میرا بیٹا ہوگا۔ اور میں اس کا باپ ہونگا" (۱۔ تواریخ ۲۲/۱۰)

"میں نے کہا۔ کہ تم الٰہ ہو۔ اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو۔ پر تم بشر کی طرح مروگے"۔ (زبور ۸۲/۶)

اب اگر حضرت یسوع مسیح محض اس وجہ سے "ابن اللہ" قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ کہ خدا نے انہیں اپنا پیارا بیٹا کہا۔ تو کیا وجہ ہے کہ جب خدا اسرائیل کو۔ افرائیم کو۔ سلیمان کو۔ داؤد کو اور روئے زمین کے تمام بسنے والوں کو اپنا فرزند اور بیٹا۔ بلکہ بعض کو پلوٹھا بیٹا قرار دے تب بھی انہیں خدا کا ابن قرار نہ دیا جائے۔ یہ انصاف سے قطعی بعید ہے۔ کہ ایک ہی دلیل سے ہم زید کو تو اقنوم ثانی قرار دیں۔ مگر بکر کو بالکل معمولی انسان سمجھیں۔ کیا عیسائیت میں اسی انصاف کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور کیا یہی وُہ عدل ہے جس کے پُورا کرنے کے لئے الٰہ مجسم ہو کر آیا۔

ابن اللہ کا حقیقی مفہوم

حقیقت یہ ہے۔ کہ "ابن اللہ" کا لفظ اس تعلق کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ جو ان بزرگان کرام کا باری تعالےٰ سے تھا۔ انجیل کا محاورہ ہے۔ کہ وُہ مخالفوں کو ہلاکت کے فرزند شیطان کے بیٹے اور سانپوں کے بچے قرار دیتی ہے۔ اس وجہ سے کہ وُہ سانپوں کی طرح نیش زنی کرتے رہے۔ اور خدا کے نُور کی روشنی میں چلنے کی بجائے گمراہی کی تاریکیوں میں پڑے رہے۔ اسی طرح "ابن اللہ" کا لقب اس بات پر شاہد ہے۔ کہ جس کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا۔ وُہ خدا کا پیارا اور محبوب ہے۔ نہ یہ کہ وُہ حقیقی معنوں میں "خدا کا بیٹا ہے" جیسا کہ عیسائیوں نے اپنی غلطی سے سمجھ لیا۔ چنانچہ اس کی تائید انجیل سے بھی ہوتی ہے۔ لکھا ہے:۔

"مبارک ہیں وُہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیونکہ وُہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے"۔ (متی ۵/۹)

"اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا مانگو۔ تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے۔ بیٹے ٹھیرو"۔ (متی ۵/۴۴)

"جتنے خدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں"۔ (رومیوں ۸/۱۴)

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ صُلح کرانا۔ دُشمنوں سے محبت رکھنا۔ ستانے والوں کے لئے دُعا مانگنا۔ خدا کے احکام کے مطابق چلنا ایسے امُور ہیں۔ جو خدا کا بیٹا بنا دیتے ہیں۔ اب یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی شخص جو ان امور پر قائم ہو۔ وُہ حقیقی معنوں میں ابن اللہ ہو جائے۔ اس لئے یہی تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وُہ شخص جس میں ایسی خوبیاں پائی جائیں خدا کا پیارا اور محبوب بن جاتا ہے۔ پس ہم کہتے ہیں۔ کہ انہی معنوں میں مسیح ناصری کو بھی "ابن اللہ" قرار دیا گیا۔

ابن اللہ ہونے کا دعوےٰ

دُوسری دلیل یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ:

"خود یسوع نے ابن اللہ ہونے کا متواتر دعوے کیا۔ اگر یہ بات نادرست ہوتی۔ تو مسیح پر یہ دھبہ اور داغ عائد ہوتا کہ وُہ سب سے بڑا کافر۔ دروغ گو اور مکار ہے۔ اور قطعاً اس لائق نہیں۔ کہ اس کو ایک نبی یا استاد بھی مانا جائے"۔

اس دلیل کے ابطال کے لئے ہم انجیل سے ہی حضرت مسیح کا ایک ایسا پُر اثر اور صداقت سے لبریز قول پیش کرتے ہیں۔ جس سے یہ بات بالکل حل ہو جاتی ہے۔ لکھا ہے۔ یہودی ایک موقعہ پر حضرت مسیح کو سنگسار کرنے لگے۔ تب آپ نے پُوچھا۔

"کس کام کے سبب مجھے سنگسار کرتے ہو۔ یہودیوں نے جواب دیا۔ اچھے کام کے سبب نہیں۔ بلکہ کفر کے سبب تجھے سنگسار کرتے ہیں۔ اور اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔

یسوع نے اُنہیں جواب دیا۔ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ "میں نے کہا تم خدا ہو" جبکہ اُس نے اُنہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا۔ اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ آیا تم اُس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو۔ کہ تو کفر بکتا ہے۔" (یوحنا ۱۰/۳۴)

اس جواب میں حضرت مسیح نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ اگر میں اپنے آپ کو خدا کا بیٹا قرار دیتا ہوں۔ تو تم یہ بھی تو سوچو۔ کہ تمہاری کتاب "زبور" میں عوام الناس تک کو نہ صرف خدا کا بیٹا بلکہ "خدا" قرار دیا گیا ہے۔ پس اگر میں اپنے آپ کو صرف ابن اللہ قرار دیتا ہوں۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ گویا آپ نے علے الاعلان فرمایا کہ میرا اپنے آپ کو ابن اللہ کہنا عین انہی معنوں میں ہے۔ جن معنوں میں اور بیسیوں آدمیوں کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیا گیا پس اگر انہیں ابن اللہ کہا جا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ میرے ایسا کہنے پر تم مجھے کفر کا فتوےٰ دو۔

اس جواب سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ آپ نے اگرچہ اپنے آپ کو "ابن اللہ" قرار دیا۔ مگر انہی معنوں میں جن میں آپ سے پہلے بیسیوں کو یہ لقب دیا گیا۔ پس اس وجہ سے صرف "یسوع مسیح" کو ابن خدا کہنا۔ اور اس کا یہ مفہوم لینا۔ کہ وہ حقیقی معنوں میں خدا کے بیٹے تھے۔ صریح ہٹ دھرمی پر دلالت کرتا ہے۔

توحید پر حملہ

جیسا کہ تبلایا جا چکا ہے۔ ابن اللہ سے مراد خدا کا محبوب اور مقرب ہے۔ اور ان معنوں کے لحاظ سے کوئی جائے اعتراض نہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ عیسائی باپ کے ساتھ بیٹے کی خدائی کو بھی شامل کر کے جہاں انجیل کے خلاف چلتے ہیں۔ وہاں توحید باری تعالےٰ پر بھی خطرناک حملہ کرتے ہیں۔ تورات سے ثابت ہے اور انجیل میں بھی لکھا ہے کہ خدا صرف ایک ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے۔

"اے اسرائیل سُن۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔" (مرقس ۱۲/۲۹)

"ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے۔ یعنی باپ جس کی طرف سے ساری چیزیں ہیں۔ اور ہم اُسی کے لئے ہیں۔" (۱۔کرنتھیوں ۸/۶)

"سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔ جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔" (افسیوں ۴/۶)

پس ابن اللہ کا عقیدہ نہ صرف عقلاً اور نقلاً باطل اور ناقابل قبول ہے۔ بلکہ اس سے توحید باری تعالےٰ پر بھی خطرناک زد پڑتی ہے۔ عیسائیوں کو چاہیئے۔ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اس سے دست بردار ہو جائیں۔ ورنہ یاد رکھیں ایک دن آخر حق کھل جائے گا۔ اور لوگوں کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ عیسائیت کے علمبردار کس قدر دروغ بیانیوں سے کام لے کر مخلوقِ خدا کو دھوکا دیتے رہے۔

کابل میں لوئی جرگہ کا انعقاد

کابل کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل کابل اپنے موجودہ حکمران کے تدبر اور دانشمندی کے باعث نہ صرف ان صعوبتوں اور تکلیفوں سے نکل آئے ہیں۔ جو پچھلے ایام میں ان پر مستلط رہیں بلکہ ترقی اور خوشحالی کی طرف بسرعت قدم بڑھا رہے ہیں۔ چنانچہ شاہ کابل نے سردار محمد ہاشم خاں صاحب وزیر اعظم کے نام ایک حکم جاری کر کے ارشاد فرمایا ہے۔

"اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تمام ملک میں اب سکون اور امن کا دَور دَورہ ہے۔ ایزد متعال کی عنایت سے تمام ملکی اور ملی امور کی تنظیم اور درستی ہو چکی ہے۔ اس لئے ما بدولت کی خواہش ہے۔ کہ ملت افاغنہ کے نمائندوں کا تقرر عمل میں لایا جائے یعنی مرکز میں ایک لوئی جرگہ کی تشکیل لازمی ہے۔ اس کے لئے نمائندوں کے انتخاب اور ان کے سفر خرچ کے قواعد وضع کریں اور منظوری کے لئے تمام تجاویز ہمارے سامنے پیش کریں۔"

موجودہ شاہ کابل کو ملک میں امن و امان قائم کرنے میں جو حیرت انگیز کامیابی ہُوئی ہے۔ اس سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ ملک کے نمائندوں کا اجتماع اور ان سے اہم امور میں مشورہ کابل کی آئندہ ترقی اور بہتری کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اور یہ بات مسلمانانِ ہند کے لئے بہت خوشی کا باعث ہوگی۔ جن کے لئے کابل کی خوشحالی کئی لحاظ سے مفید اثر رکھتی ہے۔

کانگریسی مسلمانوں کی وقعت

سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے وائسرائے ہند سے اجازت حاصل کر کے اور یہ اعلان کرتے ہُوئے کہ گورنمنٹ یا کانگریس کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اور نہ ان میں سے کسی پر کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ۲۳-۲۴ جولائی گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اس پر جہاں کانگریسی یہ کہکر خوش ہو رہے ہیں۔ کہ "اگر مہاتما گاندھی سول نافرمانی ترک کر دیں۔ تو گورنمنٹ ان کے ساتھ صلح کرنے کو تیار ہے۔"

وہاں مسلمانوں کو یہ طعنہ دے رہے ہیں۔ کہ

"مسلمان ٹوڈیوں کی جو وقعت گورنمنٹ کی نظر میں ہے اس کی قلعی کھل گئی۔ وائسرائے نے سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر کے ساتھ فیصلہ کیا یا انہیں اجازت دی۔ کہ وہ مہاتما گاندھی سے جیل میں مل کر صلح کی شرائط طے کریں۔ اس وقت انہوں نے یہ نہ سوچا۔ کہ گاندھی جی اور موتی لال نہرو نے اس وقت تک علی برادران سے کوئی معاہدہ نہیں کیا۔ اس لئے صلح کی بات چیت کا آغاز نہ ہونا چاہیئے۔" (پرتاپ ۲۶۔جولائی)

اگر گورنمنٹ کے ایما اور تحریک سے گاندھی جو نہرو صاحب سے ملاقات کی جاتی۔ اور کسی مسلمان لیڈر کو نہ پوچھا جاتا۔ تو بے شک گورنمنٹ پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی۔ لیکن جب گورنمنٹ کا اس میں سوائے اجازت دینے کے کوئی دخل نہ۔ تو اس سے گورنمنٹ کی نظروں میں مسلمانوں کی وقعت کا اندازہ لگانا نادانی ہے۔ البتہ کانگریسیوں کی نظروں میں کانگریس کا ساتھ دینے والے مسلمانوں کی جو وقعت ہے۔ اس کی یقیناً قلعی کھل گئی کیونکہ ہندو لیڈروں نے گاندھی جی اور نہرو صاحب سے ملاقات تو اور ان سے ہدایات حاصل کرنا ضروری سمجھا۔ مگر وہ "سرکردہ" جو انہی کی طرح قید خانوں میں بند ہیں۔ انہیں پوچھا تک نہیں۔

"پیغام صلح" کی صریح دروغگوئی

اِن دنوں "پیغام صلح" ہمارے خلاف بے حد غلط بیانیوں اور دروغگوئیوں کا مرتکب ہو رہا ہے۔ نظارت امور خارجہ کے اس اعلان کا جس کے متعلق ہم دوسری جگہ وضاحت سے لکھ چکے ہیں۔ ذکر کرتا ہُوا ۱۹۔جولائی کے پرچہ میں جو اسی کے بیان کے مطابق "بعض مشکلات کی وجہ سے وقت پر شائع نہ ہو سکا" لکھتا ہے "اس سرکلر کے چھاپنے اور بھیجنے میں زبردست اخفاء سے کام لیا گیا۔ جب ہم نے اس کو شائع کیا۔ تو قادیانی جماعت میں ایک زلزلہ آگیا۔ مرکزی انجمن کے کارکنوں کی خاص طور پر جواب طلبی ہوئی۔ کہ کافی احتیاط کیوں نہ کی گئی۔ اس وقت سے متواتر پریشانی اور سراسیمگی کا اظہار ہو رہا ہے۔"

اگر "چھاپنے اور بھیجنے میں زبردست اخفا" کا یہ مطلب ہے۔ کہ طباعت اور اشاعت سے قبل اسے مدیر پیغام کی خدمت میں بھیجکر منظوری حاصل نہیں کی گئی۔ تو درست۔ ورنہ اس کی اشاعت میں وہی طریق اختیار کیا گیا۔ جو ایسے امور کے متعلق مناسب ہے۔

رہی یہ بات کہ جب "پیغام" نے اسے شائع کیا۔ تو "قادیانی جماعت میں ایک زلزلہ آگیا۔" یہ اس کی خوش فہمی ہے۔ قادیانی جماعت میں آج تک سارے پیغامی ناخنوں تک زور لگا کر اور ناجائز سے ناجائز طریق اختیار کر کے بھی زلزلہ نہ لا سکے۔ تو بیچارے مدیر پیغام کی کیا حقیقت ہے۔ جس نے یہاں تک دروغگوئی سے کام لیا ہے۔ کہ

"مرکزی انجمن کے کارکنوں کی خاص طور پر جواب طلبی ہُوئی۔ کہ کافی احتیاط کیوں نہ کی گئی۔"

حالانکہ یہ سراسر غلط اور محض جھوٹ ہے۔ کسی کارکن سے "خاص طور" پر چھوڑ عام طور پر بھی "جواب طلبی" نہیں ہوئی۔ اور نہ اس کی کوئی ضرورت تھی۔ "پیغام" کا فرض ہے۔ کہ اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرے۔ ورنہ ایسی صریح دروغگوئی پر شرمائے۔

”پیغام صلح“ اپنے سوال کی اُلجھن میں

”پیغام صلح“ کے موجودہ ایڈیٹر صاحب جنہوں نے اخبار نویسی کی ابجد شری دھانند جی آنجہانی کے اخبار ”تیج“ کے دفتر میں مہاشہ پریم چند بنکر سیکھی۔ معلوم نہیں کس خیال سے ایک سوال گھڑ کر ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ اور پھر بار بار اسے دُہرانے لگ گئے۔ چونکہ اس سے ظاہر تھا۔ کہ وہ اپنے ”حضرت امیر“ اور اس فرقہ کے جس کے ”واحد اردو آرگن“ کے وہ نہ معلوم کس قدر جد وجہد کے بعد ایڈیٹر بنے ہیں۔ عقائد سے بھی واقف نہیں۔ اس لئے ہم نے توجہ دلائی۔ کہ جو سوال وہ ہم سے کر رہے ہیں۔ پہلے اپنے ”حضرت امیر“ سے کریں۔ اور ان سے پوچھیں۔ کہ ”کیا وہ ہر مسلمان کہلانے والے کو خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکفر ہی کیوں نہ ہو۔ مسلمان سمجھتے ہیں“۔

وزن دار مطالبہ

چونکہ ہمارا یہ مطالبہ نہایت وزن دار تھا۔ اس لئے باوجود ہمارے دوسرے مطالبات سے یہ کہکر پہلوتہی کرنے اور راہ فرار اختیار کرنے کے کہ ”سوالات کی نسبت عرض ہے۔ کہ پہلے ہمارے سوال کا جواب عنایت ہو۔ اس کے بعد ہم ہر ایک سوال کا جواب عرض کر دیں گے“

ایڈیٹر صاحب پیغام نے اپنے ”حضرت امیر“ کے حوالہ سے لکھا۔ ”ہم ہر ایک کلمہ گو کو جو خدا اور رسول اور قرآن کو مانتا ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ یا کسی اور مسلمان کی تکفیر گناہ کا کام ہے۔ ملاحظہ ہو حضرت امیر کا رسالہ ”ردّ تکفیر اہل قبلہ“

پیغام کی اپنے حضرت امیر کے متعلق غلط بیانی

ہم نے اس ارشاد کی تعمیل میں ”حضرت امیر کا رسالہ ردّ تکفیر اہل قبلہ“ دیکھا۔ اور خوب دیکھا۔ مگر کہیں یہ الفاظ چھوڑ ان کا مفہوم بھی نظر نہ آیا بلکہ حضرت امیر کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے یہ الفاظ پائے گئے۔

”ایک شخص باوجود لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے اقرار کے باوجود نماز روزہ کی پابندی کے باوجود منہ سے قرآن کی حکومت قبول کرنے کے مسلم نہیں رہتا۔ بلکہ کافر ہو جاتا ہے۔ کیوں اس لئے کہ اس نے اپنے بھائی کو کافر کہا“۔

یہ اور اسی قسم کے اور کئی ایک حوالے پیش کر کے ہم نے پیغام سے دریافت کیا۔ وہ اپنے ”حضرت امیر“ کے اصل الفاظ پیش کرے۔ جن سے اس نے یہ استدلال کیا ہے۔ ”کہ ہم ہر ایک کلمہ گو کو جو خدا اور رسول اور قرآن کو مانتا ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ یا کسی اور مسلمان کی تکفیر گناہ کا کام ہے“

پیغام کا واویلا

اب چاہیئے تو یہ تھا۔ ”پیغام صلح“ اپنے اس عقیدہ کو اپنے ”حضرت امیر“ کی تحریروں سے ثابت کرتا۔ اور جو حوالے ہم نے پیش کئے تھے۔ ان کی تردید دکھاتا۔ لیکن اس کی کوئی صورت نہ پا کر اس نے ایک طرف تو یہ کہکر چلانا شروع کر دیا۔ کہ ”الفضل“ نے ایڈیٹر پیغام کو یہ کہدیا۔ وہ کہدیا۔ حالانکہ جو کچھ کہا گیا۔ اصل حقیقت سے بہت کم کہا گیا۔ اور اسے واقعات سے ثابت کیا گیا۔ دوسری طرف یہ شور مچایا۔ کہ ”پیغام“ کے سوال کا جواب ہی ناممکن ہے۔ اس لئے ”تمام قادیانی بیخ اُٹھے ہیں۔ امام محترم اور ان کے مصاحبین علیحدہ پریشان ہیں۔ تشذرات کے گولے پیر پرستی اور تکفیر نوازی کے قلعہ پر دھنا دھن پڑ رہے ہیں“۔ حالانکہ اگر کچھ بھی عقل و فکر سے کام لیا جاتا۔ تو ”پیغام“ کے ایڈیٹر صاحب سمجھ سکتے تھے۔ کہ جب خود اُن کے ”حضرت امیر“ ”تمام مسلمان کہلانے والوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ تو پھر وہ ہمارے سامنے کس منہ سے یہ سوال پیش کر رہے ہیں۔ اگر ”پیغام“ کے نزدیک ”ہر ایک مسلمان کا سب سے بڑا حق اپنے تئیں مسلمان سمجھنا اور کہلانا ہے“۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ”ہر ایک مسلمان“ کو اپنے حضرت امیر سے یہ حق نہیں دلاتا۔ اور کیوں ان سے یہ نہیں کہا جاتا۔ کہ جہاں آپ نے اور کئی عقائد بدلے۔ اب اس عقیدہ میں بھی تبدیلی کر لیجئے۔ کہ اور تو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہکر بھی کوئی کافر نہیں ہوتا۔

ہٹ دھرمی

لیکن ”پیغام صلح“ کی ہٹ دھرمی دیکھئے۔ باوجود اس کے کہ ہماری اس نہایت کڑی گرفت پر اسے اپنے پہلے سوال کو بدل دینا پڑا۔ اور وہ پہلی بات پر قائم نہ رہ سکا۔ یہی شور مچ رہا ہے۔ کہ ”قادیانی ڈھول کا پول کھولنے میں ابھی معمولی سی توجہ ہی دی گئی تھی۔ کہ قادیانی چلا اُٹھے۔ گویا ان کے مقابلہ میں ہماری کلک و زبان نے تیغ دودم کا کام دیا ہے“۔

اگر چلانے کا یہی مطلب ہے۔ کہ ہمارے متعدد مطالبات اور سوالات پر ایک طرف تو پیغام بار بار سوائے یہ لکھنے کے کہ ”ہم ہر ایک سوال کا جواب عرض کر دیں گے“۔ ”ہم اسے کسی دوسری اشاعت پر ملتوی کرتے ہیں“۔ ”صفائی کسی آئندہ صحبت میں پیش کر دوں گا“۔ ”الفضل کے تمام سوالات کا جواب اور الزامات کی صفائی ہمارے ذمہ ہے“۔ ابھی تک ایک بات کا بھی جواب نہیں دے سکا۔ اور دوسری طرف اس نے جو سوال بڑے طمطراق سے پیش کیا تھا۔ اسے بھی قائم نہ رکھ سکا۔ تو بے شک ”قادیانی چلا اُٹھے“ ورنہ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ کون اپنے سوال کی اُلجھن میں پھنس کر چلا رہا ہے۔

پیغام کا سوال

”پیغام نے سوال یہ کیا تھا۔ کہ

”جماعت قادیان اس کے امام محترم غیر قادیانی مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ یا نہیں“۔ اور اس کی بنیاد اس امر پر رکھی تھی۔ کہ ”ایک فرزند توحید کا اپنے تئیں مسلمان کہلانا اور سمجھنا اس کا سب سے بڑا حق ہے“۔ اس کے بعد ہم سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ہم ہر ایک کلمہ گو کو مسلمان سمجھیں۔

”پیغام“ اپنے سوال پر قائم نہ رہ سکا

لیکن اب جبکہ ہم نے اس پر واضح کر دیا۔ کہ اس کے ”حضرت امیر“ بھی ہر کلمہ گو کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر کریں۔ باوجود ان کے کلمہ گو ہونے کے کافر قرار دیتے ہیں۔ تو اب ”پیغام“ کو اپنے سوال کی یہ شکل تجویز کرنی پڑی ہے۔

”آج کل کے ملّاؤں کے زیر اثر چند مسلمان جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفر ہیں۔ ان سے قطع نظر کر کے باقی مسلمانوں کے متعلق الفضل یا اس کے امام محترم کا کیا خیال ہے“۔

چند مسلمانوں کے کفر پر پیغام کی مُہر تصدیق

غور فرمایئے۔ وہی ”پیغام“ جو ہر ایک مسلمان کو مسلمان کہلانے اور سمجھنے کا حق بڑی فراخدلی سے دے رہا تھا۔ اور جو اسے اس کا ”سب سے بڑا حق“ بتا کر ہم سے ایک مطالبہ کر رہا تھا۔ وہ اب خود چند مسلمانوں کو اس حق سے محروم قرار دیکر ان کے کفر پر مُہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ اَب سوال یہ ہے۔ پیغام کو ان مسلمانوں سے جن کی تعداد بقول اس کے خواہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ ہو۔ اور جو آجکل کے ملّاؤں کے زیر اثر ہوں۔ مسلمان سمجھنے کے حق سے محروم کرنے اور کافر قرار دینے کا کیا حق ہے۔ کیا ایسے لوگ ”فرزند توحید“ نہیں کہلاتے۔ اور اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ خود پیغام انہیں ”مسلمان“ کے نام سے موسوم کر رہا۔ اور ”چالیس کروڑ“ مسلمانوں میں شامل بنا رہا ہے۔ پھر ان سے ”قطع نظر“ کا سوائے اس کے کیا مطلب ہے۔ کہ انہیں ”پیغام“ مسلمان کہلانے کے حق سے محروم کر رہا ہے۔ پس جس طرح ”پیغام“ کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ ان فرزندان توحید اور مسلمان کہلانے والوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفر ہیں مسلمان

نہ سمجھے۔ اِسی طرح ہمیں بھی حق ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر ہیں۔ مسلمان نہ قرار دیں۔

مکفر اور منکر ایک قسم کے لوگ ہیں

اگر "پیغام" کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی فیصلہ کی کچھ بھی قدر ہے۔ تو اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفروں اور منکروں کو ایک ہی درجہ پر سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان میں تفریق کرنے کی غلطی میں مبتلا ہونے والے ایسے ہی ایک شخص کے ذکر میں صاف اور واضح طور پر حضور تحریر فرما چکے ہیں۔

"یہ عجیب بات ہے۔ کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی ہیں۔ (حقیقۃ الوحی)

اِن الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مکفرین اور نہ ماننے والوں کو خدا کے نزدیک ایک ہی قسم کے لوگ بتایا ہے۔

"پیغام" اپنے سوال میں مزید ترمیم کرے

اب اگر "پیغام" کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کی کچھ بھی وقعت ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ اپنے سوال میں مزید ترمیم کر کے ان لوگوں سے بھی "قطع نظر" کرنے کا اعلان کر دے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر ہیں۔ اس کے بعد اسے اپنے سوال کا جواب خود بخود مل جائیگا۔ اور ہم سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

مختصر جواب

چونکہ غیر مبایعین کے سابقہ طریق عمل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روگردانی کی وجہ سے امید نہیں۔ کہ "پیغام" مندرجہ بالا حوالہ کو کچھ وقعت دیکر اپنے سوال کی لغویت کا اعتراف کرے۔ اِس لئے ہم اس کے سوال کا جواب اس کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے نہایت مختصر الفاظ میں بھی جواب دیتے ہیں۔ اور اسے بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل ارشاد کے لفظ لفظ پر ہمارا ایمان ہے۔

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔" (خط بنام عبد الحکیم)

یہ الفاظ بالکل صاف اور واضح ہیں۔ اور ہم ان پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور جب بھی اس بارے میں ہم سے پوچھا جائیگا۔ ہم ان کا اعادہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ نہیں۔ کہ غیر مبایعین کی طرح ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی اور نجات دہندہ بھی کہیں۔ اور دنیا طلبی کی خاطر آپ کو کافر کہنے والوں کو بھی مسلمان ہی سمجھیں۔

پیغام ہمارے سوالات کا جواب دے

اب جبکہ ایک طرف تو ہم نے "پیغام صلح" کو اس کے اپنے سوال میں ہی اُلجھا کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ پیغام کا سوال محض نادانی اور جہالت پر مبنی تھا۔ اور دوسری طرف اپنا عقیدہ بھی ظاہر کر دیا ہے۔ ہم پیغام کو اپنے ان مطالبات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جن کے جوابات میں وہ اس وقت تک آنے بہانے کرتا رہا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ ہمارے ہر ایک سوال کا جواب دے۔ اور کسی ایک بات سے بھی پہلوتہی نہ کرے۔

مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت

پیغام نے اپنے سوال میں یہ بھی پوچھا تھا۔ کہ جب ہم منکرین اور مکفرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ تو ان کے سیاسی حقوق کی حفاظت کیوں کرتے ہیں۔ اس کا مفصل جواب ہم ۱۹؍ جون کے پرچہ میں دے چکے ہیں۔ مختصر یہ کہ ان کے اور ہمارے سیاسی حقوق الگ الگ نہیں۔ اور ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے تمام مسلمانوں کے سیاسی حقوق کو پیش نظر رکھیں۔

ایڈیٹر پیغام صلح اور جہل مرکب

ایڈیٹر صاحب پیغام نے اپنی اس تہذیب شرافت کا مظاہرہ کرنے کے لئے جو انہوں نے آریوں کے ہاں سے سیکھی۔ بار بار یہ شور مچایا ہے۔ کہ "الفضل" نے انہیں گالیاں دی ہیں۔ گو وہ سوائے "جہل مرکب" کے اور کوئی لفظ اپنے بے بنیاد دعویٰ کے ثبوت میں پیش نہیں کر سکے۔ لیکن اگر یہ بتا دیا جائے۔ کہ ایک ایسا شخص جو اپنے "حضرت امیر" تک کے عقیدہ سے واقف نہ ہو۔ اور ہمہ دان بن کر ایسا سوال پیش کرے۔ اور باصرار پیش کرے۔ جو اس کے اپنے عقیدہ کے بھی خلاف ہو۔ اور پھر اس پر قائم نہ رہ سکے۔ بلکہ اس میں اسے تبدیلی کرنی پڑے۔ اسے "جہل مرکب" کے سوا کیا کہا جائے۔ تو ہم بخوشی یہ الفاظ واپس لینے کے لئے تیار ہیں۔

ایڈیٹر صاحب پیغام کی شرافت

لیکن غور تو فرمائیے رجو شخص جہل مرکب ہوتے ہوئے اس پر اتنا واویلا مچا رہا ہے۔ وہ خود کس تہذیب و شرافت کا مالک ہے۔ اس کے لئے ذیل کے چند فقرات ملاحظہ ہوں۔ جو ایڈیٹر صاحب "پیغام" کی "کلک و زبان" کے رہین منت ہیں۔ اور جن کے بل بوتے پر دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ "قادیانی چلا اُٹھے ہیں۔"

(۱) "قادیانیوں کے نزدیک شاید یہ ایک ہنرمندی ہو۔ لیکن دنیا کا ہر ایک انصاف پسند انسان تو اس فعل کو شرافت اور ایمانداری کے خلاف بتائیگا۔"

(۲) "یہ خوش فہمی تمام تر پیر پرستی کا نتیجہ ہے۔"

(۳) "ایڈیٹر الفضل کا جذبہ پیر پرستی تو اس کی عقل و فہم اور بصیرت پر غالب آ چکا ہے۔"

(۴) "بہت سی ایسی باتیں جو کل تک سر مخفی کا درجہ رکھتی تھیں پیر پرستی اور زر پرستی نے جن پر پردہ ڈالا ہوا تھا۔ اب قدرت کے زبردست ہاتھ کے ذریعے بے نقاب ہو رہی ہیں۔"

(۵) "گمراہی کی بدترین صورت"۔ "شرمناک گناہوں کا مرتکب"۔ "اس پیر پرست ٹولی کی گمراہی پر شیطان خوش ہو رہا ہے۔ ہدایت اور نیکی آنسو بہا رہی ہے۔"

"مدیر الفضل اپنی دماغی خصوصیات کی وجہ سے عجائبات میں شمار ہونے کے قابل ہیں۔"

یہ ہے وہ مہذبانہ طرز تحریر جس پر "پیغام" اور اس کے صلح جو حامیوں کو ناز ہے۔ اور باوجود اس کے کہا جاتا ہے کہ بیچارے بے زبان پیغام سے "الفضل" سختی کے ساتھ پیش آتا ہے۔

پیغام کی بیہودہ دھمکیاں

باوجود اس کے کہ پیغام کو ہم کھلا چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کے "جاسوس" ہونے اور اس کی طرف سے "کار خاص" پر مقرر ہونے کے ثبوت میں اس کے پاس جو کچھ ہے پیش کرے۔ اور اس میں ایک منٹ کی بھی دیر نہ کرے وہ ابھی تک خواہ مخواہ بے ہودہ دھمکیاں دیتا چلا جا رہا ہے۔ کہ یہ کر دیا جائیگا۔ وہ کر دیا جائیگا۔ ہم کہتے ہیں۔ اگر کچھ کر سکتے ہو۔ تو کر کیوں نہیں دیتے۔ دیر کیوں لگا رہے ہو۔ لیکن اگر کچھ کر نہیں سکتے۔ تو گیدڑ بھبکیوں سے کیا فائدہ۔ مرد ہو۔ تو میدان میں آؤ۔ ورنہ اتنے لمبے چوڑے دعوے کرنے کے بعد کوئی ثبوت نہ پیش کر سکنے کی وجہ سے چلو پانی میں ڈوب مرو۔

نظارت امور خارجہ کا اعلان

اِس وقت تک "پیغام" صرف نظارت امور خارجہ کے ایک اعلان کی چند سطور پیش کر سکا ہے۔ اول تو ان الفاظ میں کوئی بات ہی ایسی نہ تھی جس سے "پیغام" کے جھوٹے دعویٰ کی کچھ بھی تائید ہوتی۔ دوسرے ہم منتظر تھے کہ "پیغام" ایسی چیزیں پیش کرے۔ جن کے متعلق اس نے دعوے کیا ہے۔ کہ "ان پر ہماری نکتہ چینی قادیانی احباب

کی انتہائی مشکلات کا باعث ہو سکتی ہے" تو پھر ہم اس کے دعویٰ کی لغویت ثابت کریں۔ مگر پیغام اس بارے میں ہمارے کھلے چیلنج کو بھی بغیر ڈکار لئے ہضم کر گیا۔ اور سوائے اس اعلان کی چند سطور کے اور کچھ نہ پیش کر سکا۔ پیغام اس سے جو نتیجہ نکال رہا ہے۔ وہ ایسا بھونڈا اور فضول ہے۔ کہ معزز معاصر "انقلاب" کو بھی اسے غلط قرار دینا پڑا۔ یہ ایک غیر متعلق معاصر کی رائے ہے۔ اور اس اخبار کی رائے ہے۔ جس کے مطبع میں "پیغام صلح" چھپتا ہے۔ اگر "پیغام" میں کچھ بھی حق و انصاف باقی ہو۔ تو اسے اس الزام تراشی سے تائب ہو جانا چاہیئے۔

نظارت خارجہ کے اس اعلان کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایسے ہندو سرکاری افسر جو کانگریسی خیالات رکھتے ہوں۔ ان کے متعلق اطلاع دی جائے۔ تاکہ ان کی طرف سے اگر مسلمانوں پر جو کانگریس کی موجودہ تحریک سے علیحدہ ہیں کسی قسم کا ناجائز دباؤ ڈالا جائے۔ تو اس کا انسداد کرنے کی کوشش کی جا سکے۔

بتائیے۔ اس میں کونسی ایسی بات ہے۔ جس سے کوئی صحیح الدماغ انسان یہ نتیجہ نکال سکے۔ کہ "قادیانی جماعت جاسوسی کے فرائض انجام دے رہی ہے" اور گورنمنٹ کی طرف سے "کار خاص" پر متعین ہے۔ لیکن پیغام نہ صرف متعدد بار اسے دوہرا چکا۔ بلکہ یہاں تک دعویٰ کر چکا ہے۔ کہ "اس سرکلر کی نسبت تمام قادیانی اور ان کا امام خاموش ہیں" یہ سب بے جا ضد۔ افسوسناک جہالت اور اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کے نتائج ہیں۔ اگر اب بھی پیغام کو ان پے بہ پے ٹھوکروں سے عقل آ جائے۔ تو ہمارے لئے بہت خوشی کی بات ہوگی:

چندہ جماعت ننکانہ

مکرمی محمد ابراہیم صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ ننکانہ تحریر فرماتے ہیں۔

خدا تعالےٰ سے دعا کر کے احباب سے چندہ کی وصولی شروع کی۔ ۱۴/۶/۴ کی رقم ننکانہ کی چھوٹی سی جماعت سے جس کے ممبر پانچ چھ کس ہیں۔ اور اکثر غریب ہیں وصول کر کے ارسال کر دی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری محنتوں میں برکت ڈالے۔ اور ہماری ناچیز قربانیاں قبول فرمائے:

(ناظر بیت المال قادیان)

بنی اسرائیل کی گم شدہ قومیں

ذیل کا مضمون پچھلے سال اخبار "پینہ ٹائمز" میں شائع ہوا تھا۔ جس نے اخبار "ڈیلی کرانیکل" سے نقل کیا تھا۔ اس میں صاف طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کی وہ دس گم شدہ قومیں جن کی طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغام حق لے کر آئے تھے۔ شام کے علاوہ افغانستان کے الگ تھلگ اور پشاور اور کشمیر جیسے دور دراز ممالک میں موجود تھیں اور ان کے فلسطین سے اخراج اور افغانستان۔ اور پشاور اور کشمیر میں بسنے پر کافی بحث کی گئی ہے۔ چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ان دس گمشدہ بھیڑوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ فلسطین اور اس کے گرد و نواح میں اعلائے کلمۃ الحق کرنے کے بعد ان دور افتادہ لوگوں کی طرف بھی پیغام حق پہونچاتے۔ جو کشمیر اور افغانستان میں موجود تھے۔ اس سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد کشمیر کی طرف چلے آئے۔ اور آسمان پر اٹھائے نہیں گئے۔ سب سے بڑی بات ہمارے عقیدے کی تصدیق کی یہ ہے۔ حضرۃ مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابر بھی اسی گرد و نواح یعنی کاشغر اور خانیار محلہ سرینگر میں موجود ہیں۔

گو اس مضمون میں زیادہ تر بحث افغانوں کے بنی اسرائیل کی نسل سے ہونے کے بارے میں کی گئی ہے لیکن یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے۔ کہ واقعی کشمیر اور پشاور میں بھی اسرائیلی قوم کی اولاد موجود ہے۔ جس کی طرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام مبعوث کئے گئے تھے۔ اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصد ہے۔

مضمون حسب ذیل ہے:-

افغان کون ہیں

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ملک افغانستان اور افغانوں کا حال دنیا کی خبروں میں کثرت سے شایع ہو رہا ہے۔ قارئین "ڈیلی کرانیکل" یہ ضروری معلوم کر کے دلچسپی حاصل کریں گے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے تھوڑے ہی دنوں میں دو بادشاہوں کو کابل سے نکال دیا۔ بنی اسرائیل کی ان دس گمشدہ قوموں میں سے ہیں۔ جن کو بخت نصر۔ فاتح بابل نے تقریباً تین ہزار سال پہلے فلسطین سے نکال دیا تھا۔ تمام ...

زمین پر ہر ایک قوم اپنے نسلی امتیازات پر خفیفتاً پابند چلی جا رہی ہے۔ اور اس کی خوبیاں اور عیوب ورثتاً جسم یا رسومات کی طرح در نسل میں ملتے رہتے ہیں۔ افغان لوگ اسی قاعدے کی رو سے کہ انسان مختلف نسلوں سے ہیں۔ مستثنےٰ نہیں ہیں۔

میں اس امر سے بخوبی آگاہ ہوں۔ کہ موجودہ زمانہ کے بہت سے عالم افغانوں اور پٹھانوں کے بنی اسرائیل کی اولاد ہونیکے دعویٰ پر شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔ لیکن یہ لوگ صرف علم زبان کی شہادت کی رُو سے بحث کرتے ہیں۔ اور ان روایات۔ رسومات اور عادات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جو کہ گذشتہ زمانے کی نمایاں یادگار ہیں۔

علم زبان کی رُو سے شہادت

علم زبان کی شہادت لوگوں کی روایات کی صداقت کو نمایاں طور پر ظاہر کرتی ہے۔ اور یہ دلیل کہ مقامات کے ایسے نام جیسے کہ کوہ سلیمان یا کوتل خیبر ہیں۔ اپنے اندر عبرانی کی چاشنی رکھتے ہیں۔ ایسی ہی وزن دار ہے۔ جیسا کہ یہ بحث کہ پشتو زبان آرین زبان سے ایسی زیادہ ملتی جلتی نہیں جیسی کہ شامی زبانوں سے ملتی جلتی ہے۔

چونکہ پٹھانوں اور افغانوں کی نسل کے آغاز کا مضمون میرے لئے لمبے عرصہ سے دلچسپی کا باعث رہا ہے۔ اور میں نے ایک خاص مقصد کے لئے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ پٹھانوں اور افغانوں اور کشمیریوں میں بھی ہمیں دس گمشدہ قوموں کی نسل کے لوگ ملتے ہیں۔ اس لئے بنی اسرائیل کی دس قوموں کی گمشدگی کا طویل راز آئندہ کے لئے راز نہیں رہا۔

میں نے یورپ کے مسلّم عالم لوگوں کی لکھی ہوئی باتوں پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ میں نے طہران اور مشہد میں وہاں کے بڑے بڑے علماء کی زبان سے قومی روایات کو سنا ہے۔ اور کابل۔ جلال آباد۔ پشاور اور سرینگر کے عالموں سے بھی گفتگو کی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہے میں مطمئن ہوں۔ کہ یہ لوگ جو آجکل "سخت گردن والی نسل" سے تعلق رکھنے کی نشانیاں ظاہر کر رہے ہیں۔ خالص یہودی نسل سے ہیں۔

افغان اور پٹھان

اہل افغانستان کا افغانوں کے نام سے پکارا جانا ...

ساتھ ذکر کر دینا درست نہیں ہے۔ اصلی افغان لوگ اپنے ملک کی دیگر بسنے والی قوموں کے ذکر سے انکار کرتے ہیں۔ لفظ پکتھنہ (PaukThanah) جسے ہم پٹھان کے لفظ سے بولتے ہیں۔ اس خطہ کی تمام قوموں کی طرف منسوب ہوسکتا ہے۔ اور ان قوموں کی طرف سے بھی جو خالص افغان ہونے پر فخر کرتی ہیں۔ اسے بطور ایک قومی خطاب سمجھا جاتا ہے اس کی وجہ کہ کیوں اصلی افغان لوگ بنی اسرائیل کے ذکر کو دیگر پٹھان قوموں کے پاس جھٹلاتے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ افغان اُن قوموں کے آدمی تھے۔ جنہوں نے پہلے اسلام کو قبول کیا اور بعد ازاں اس وقت کی غیر مسلم قوموں کو نسلی پستی کے درجہ میں رکھنے کے لئے اپنے حسب نسب میں دھوکہ سے ترمیم و تنسیخ کر دی۔

لیکن پٹھان قوموں کی روایات انکی یہودی النسل ہونے سے تعلق کے بارہ میں اس قدر قوی اور یقین دلانے والی ہیں۔ جیسا کہ ان قوموں کی روایات ہیں۔ جو اپنا منبع براہ راست سال یمنی (Saul The Banjamite) کی پشت میں ڈھونڈتی ہیں۔

اسرائیلی روایات

ان روایات میں جو کہ افغانوں اور پٹھانوں دونوں قوموں میں پائی جاتی ہیں۔ حضرت موسٰے کی رہبری میں بنی اسرائیل کے مصر میں غلامی سے نجات پانے کی تابوت سکینہ کی فلسطینوں کے ساتھ لڑائیوں کی۔ اماکیوں اور اناکیوں کی مبہم روایات ملتی ہیں۔ جبکہ ایسی روایات جو مجھ سے افغان ملاؤں نے (جنھوں نے اپنی قوم کی مسلمہ تاریخ براہ راست فارسی اور پشتو زبان کے بیانات سے پڑھی ہے۔ جو کہ بعض اوقات ۱۰۰ ۳ سال پہلے کی لکھی ہوئی تھیں) بیان کی ہیں بیشتر ان دونوں شہادتوں کے ساتھ جو کہ نئے عہدنامے اور قرآن میں پائی جاتی ہیں۔ منطبق ہوتی ہیں۔

یہ بات کہ افغان اور پٹھان لوگ خود اپنے یہودی النسل ہونے پر بہت زور دیتے ہیں۔ آج کل اور بھی نمایاں ہے۔ جبکہ وہ اب مسلمان ہونے کی حالت میں اس دعوے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ افغانستان میں یہودیوں کو عزت سے یاد نہیں کیا جاتا۔ برخلاف اس کے انہیں اشد ترین کافر ہونے کی وجہ سے حقارت سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور یہودی کا لفظ افغان لوگ بعض اوقات ہتک کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

سال اور داؤد

تمام افغان اور پٹھان تاریخیں ابن یمن کی قوم کے سارل (سال) کو اپنی قوم کا جدامجد بتلاتی ہیں۔ سارل نے بنی اسرائیل کا بادشاہ ہو کر ملک طوالت کا لقب اختیار کیا۔ اور افغان فخر سے کہا کرتے ہیں۔ کہ ان کا شاندار جسم اور عظیم بلندی اُس انسان سے (جسکو بائبل نے تمام بنی اسرائیل میں سب سے زیادہ لمبا بتایا ہے) انہیں براہ راست تحفہ کے طور پر ملا ہے۔ سارل افغانوں کے علم کی رو سے تیس کا بیٹا تھا۔ اور مجھے مسلمان مذہبی عالموں اور خانہ بدوش حکایت کنندہ لوگوں سے اِن روایات کا علم وحی کی مانند معلوم ہوا۔ کہ کس طرح سارل اپنے باپ کے گدھوں کی تلاش میں گیا۔ اور اس کی داؤد کے ساتھ لڑائی اور صالب جادوگر کے ساتھ اندر کے مقام پر اُس کے معاملات وغیرہ وغیرہ۔ اور سارل کے پوتے افغانہ کی روایت تک جس نے سلیمان کی فوجوں کو کمان کی جو کہ بنی اسرائیل کے تخت پر داؤد کا عقلمند جانشین تھا۔

پٹھان روایت کے مطابق یہی افغانہ تھا جس نے یروشلم کی مسجد بیت المقدس اعظم کی عمارت کی نگرانی کی۔ اور سلیمان کی موت کے وقت افغانہ کا خاندان بڑی اسرائیلی قوم سے تھا۔

المختصر خیبر سے پرے کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب بخت نصر نے بیت المقدس پر قبضہ کیا۔ تو فاتح نے افغانہ کی قوم کو ان کے اہل بابل کے عقیدہ بُت پرستی کے اختیار کرنے سے شدید انکار کی وجہ سے فلسطین سے جلاوطن کر دیا۔ اور جلاوطنی میں صدیوں آوارہ گردی کرنے کے بعد اس خطہ میں پہنچے۔ اور فتح کیا۔ جو اب افغانستان کے نام سے مشہور ہے۔

(خاکسار:۔ امیر عالم احمدی بی۔ اے اسٹوڈنٹ از پٹیالہ)

میاں محمد یوسف صاحب کی والدہ صاحبہ کا انتقال

ہمیں یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا۔ کہ جناب میاں محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر لاٹ صاحب پنجاب کی والدہ مکرمہ کا ۷ر جولائی لاہور میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت ہی صابرہ منکسر المزاج اور متواضع تھیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائگی میں بہت مستعد تھیں۔ مرحومہ نے چونکہ وصیت کی ہوئی تھی۔ اس لئے ۸ر جون ان کی لاش مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی۔

احباب ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب میاں صاحب موصوف اور ان کے خاندان سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ خدا تعالٰے انہیں خاندان کی بزرگ اور بابرکت خاتون کی جُدائی پر صبر جمیل عطا فرمائے۔

حکیم چراغ علی صاحب مرحوم کے حالات زندگی

آپ ماہ ذوالحج ۱۲۷۶ھ ہجری مطابق جون ۱۸۶۰ء موضع ترپئی ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ ۱۴ سال کی عمر میں ان کے والد شیخ نور احمد نے وفات پائی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے پائی۔ بعد میں فتح گڑھ چوڑیاں میں پڑھتے رہے۔ کچھ تعلیم انہوں نے مولوی احمد علی صاحب جالندھری سے پائی۔ ان ایام میں انہوں نے خواب دیکھا۔ کہ بٹالہ سے پرے مشرق کی جانب چاند طلوع ہؤا ہے۔ انہوں نے اپنے استاد سے تعبیر دریافت کی۔ تو انہوں نے فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بہت بڑا ولی یا قطب ظاہر ہونے والا ہے۔ یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوٰی سے قبل کی ہے۔

اس کے بعد فقیروں۔ عالموں۔ صوفیوں کے پاس جانا شروع کیا۔ طریق عبادات و وظائف تلاش کرتے رہے۔ ۱۸۸۲ء یا ۱۸۸۳ء میں نہر سندھ پر حصول اراضی کے لئے موضع علی پور ضلع ملتان چلے گئے۔ وہاں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر سُنا۔ مولوی اللہ دتا صاحب سکنہ رہانہ سہو (جو براہین احمدیہ لکھنے سے پہلے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص دوست تھے۔ اور ابتدائی احمدی تھے) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات سُناتے۔ کچھ مدت بعد مولوی میر حسین صاحب جو ہمارے ہی خاندان کے نہایت شریف النفس عالم باعمل تھے۔ اور ۱۹۱۹ء میں مقبرہ بہشتی میں دفن ہو چکے ہیں۔) سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ پھر ان دونوں (مولوی اللہ دتا صاحب و مولوی میر حسین صاحب) کو گھر بلا کر تحقیقات کرتے رہے۔ مذکورہ بالا چاند والی خواب کا بھی ان پر ازحد اثر تھا۔ فرمایا کرتے تھے۔ تحقیقات تو مسائل کے متعلق تھی۔ مگر میری احمدیت کا موجب یہ خواب ہی تھی۔

آخر ایک روز خاکسار کو فرمانے لگے۔ بیٹا دیکھو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سچے مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں۔ اور اُن کی سچائی ہم پر سورج کی طرح روشن ہو گئی ہے۔ بیعت کرنے لگا ہوں۔ تمہارا کیا منشاء ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ مَیں بھی انشاء اللہ تعالٰی آپ کے ساتھ ہی بیعت کرتا ہوں۔ فرمانے لگے۔ سوچ لو۔ ہماری مخالفت بہت ہوگی۔ اگر بعد میں کمزوری دکھائی ہو۔ تو بیعت نہ کرو۔ مَیں نے عرض کیا۔ جو بھی مشکلات پیش آئیں گے۔ اللہ تعالٰے کے فضل اور اس کی توفیق سے برداشت کرینگے۔ پھر والدہ صاحبہ سے کہا۔ جناب مرزا صاحب کا ذکر تو تمنے سُنا ہی ہے۔ اور یہ بھی تم کو معلوم ہے۔ کہ مولوی

امیر حسین صاحب نے ان کو امام مہدی اور مسیح موعود مان کر بیعت کر لی ہے۔ اب مجھے بھی بہت تحقیقات کرنے کے بعد ثابت ہو گیا ہے۔ کہ آپ اپنے دعاوی میں سچے ہیں۔ اور ہم دونو بیعت کا خط لکھتے ہیں۔ تمہاری کیا مرضی ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ میری والدہ کہا کرتی تھیں بیٹی اب جلدی ہی امام مہدی ظاہر ہونیوالا ہے۔ لیکن افسوس کہ میں اس وقت نہیں ہونگی۔ تم ان کو دیکھو گی۔ اگر مرزا صاحب ہی امام مہدی ہیں۔ تو پھر تو والدہ صاحبہ کی بات پوری ہو گئی میری بیعت کا بھی ساتھ ہی خط لکھدیں۔ پھر اپنی ہمشیرہ زادی یعنی میری بیوی سے دریافت کیا۔ کہ بیٹی اب ہم سب نے بیعت کرنی ہے۔ تم بتلاؤ۔ اس نے عرض کیا۔ میری طرف سے بھی خط لکھدیں تب تمام خاندان نے تسلی پاکر جناب مولوی اللہ دتا صاحب رہانہ سہو و مولوی امیر حسین صاحب کو بلاکر ان سے بیعت کا خط لکھوایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیجدیا۔ حضور کی طرف سے جواب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا قبولیت بیعت اور ہدایات کا پہنچا۔ جس پر تاریخ ۵ر جون ۱۹۰۵ء ثبت تھی۔

آپ خدا تعالےٰ کے فضل سے خاندانی طبیب تھے۔ اس وجہ سے تبلیغ کا خوب موقعہ ملتا۔ اور آپ مختلف طریق اور احسن پیرایہ سے ہر طبقہ کو تبلیغ کرتے رہے۔ باوجود سخت مخالفت کے خدا تعالےٰ کے فضل سے لوگ آہستہ آہستہ احمدیت میں داخل ہوتے گئے اور کافی جماعت بن گئی۔ ۱۹۱۲ء میں آپ نے آٹھویں حصہ کی وصیت کی جس کی منظوری کا فارم سارٹیفکیٹ $\frac{۶}{۱۲}$ ۱۱ کا اور نمبر وصیت ۷۲۵ ہے حصہ وصیت یکمشت ادا کر دیا۔ بعد میں حصہ آمد بہت احتیاط سے ادا کرتے رہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو اپنے مصائب کی حالت کے متعلق لکھ کر ہجرت کی اجازت طلب کی۔ حضور نے تحریر فرمایا۔ ابھی آپ کا وہاں ہی رہنا ٹھیک ہے۔ مَیں بھی قادیان میں کبھی روٹی آچار سے کھاتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے حکم اور ہدایات کے ماتحت وہاں ہی تکالیف کی زندگی بسر کرتے رہے۔

جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع پہنچی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خلافت قائم ہوئی۔ تو آپ نے جماعت علی پور وحسن پور کو جمع کر کے سب کی طرف سے درخواست بیعت حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت میں بھیجدی۔ گو مولوی محمد علی وغیرہ کا پراپیگنڈا پہنچ چکا تھا۔ مگر جماعت کو بفضلہ تعالےٰ ایسا سنبھالا کہ اب تک بھی اس تمام علاقہ میں کوئی پیغامی نہیں ہے۔

۱۹۱۷ء کے سالانہ جلسہ پر خاکسار آیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں ہجرت کی اجازت کی درخواست دی۔ حضور نے اجازت فرمائی۔ واپس جاکر والد صاحب سے عرض کیا۔ تو آپ بہت خوش ہوئے۔ اور اپنے گاؤں اور اردگرد کے علاقہ میں اعلان کر دیا۔ کہ ہم اب ہجرت کر کے قادیان جانے والے ہیں جس کسی شخص کا مجھ پر کچھ حق ہو۔ وہ لے لے۔ مگر اپنے تمام حقوق جو اور لوگوں پر تھے۔ کلیتہً چھوڑ دیئے۔ اور کہا کہ میں کسی سے مطالبہ نہیں کروں گا۔

مارچ ۱۹۱۹ء میں ہم قادیان آگئے۔ یہاں مقیم ہونے کے بعد بھی قادیان کے گرد و نواح کے دیہات میں تبلیغ کرتے رہے۔ اور کئی لوگوں نے آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔

فتنہ ارتداد کے انسداد کے زمانہ میں تیرہ وفد میں آگرہ تشریف لے گئے۔ افسر انسداد نے کوسمہ ضلع مین پوری میں تعینات فرمایا۔ وہاں سے آپ کے کام کے متعلق بہت خوشکن اطلاعات دفتر انسداد ارتداد میں پہنچیں۔ مگر وہاں کی آب وہوا آپ کو موافق نہ آئی۔ اور جگر خراب ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہو گئے۔ افسر صاحب انسداد نے واپسی کا حکم دیا۔ دو سرٹیفکٹ ایک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے کام کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے عطا کئے۔

قادیان پہنچ کر بھی انہیں صحت نہ ہوئی۔ ہر سال سردیوں میں ایک لمبا عرصہ بیمار ہو جاتے ۱۹۲۸ء اسی سابقہ جگر کی خرابی سے سخت بیمار رہے۔ اس بیماری کے دوران میں خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت اقدس میں بکثرت دعا کی درخواستیں بھیجتے رہے۔ بالآخر ۱۹ ماہ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ ہجری مطابق ۱۹ر اپریل ۱۹۳۰ء بروز ہفتہ صبح ۸ بجے آپکا انتقال ہوا۔ بعد نماز ظہر و عصر معہ شمولیت کئی سو نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ و دیگر مقامی احباب کے مسجد نور کے قریب لمبی دعاؤں کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سیالکوٹی کے مزار کے قریب دفن ہوئے۔ آپ کی عمر بحساب قمری ۷۲ سال اور بحساب شمسی ۷۰ سال ہوئی۔ اللّٰھمّ اغفرہ وارحمہ وارفع مکاناً علیاً۔

آخر میں یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ والد صاحب قبلہ نے اپنی تمام عمر بحالت غیر احمدی و احمدی ہونے کے جہاں جہاں بسر کی۔ اور جن جن لوگوں سے اُن کے تعلقات رہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنا کوئی حق یا کوئی چیز میرے والد صاحب کے ذمہ سمجھتا ہو۔ تو وہ بخوشی حوالہ پیش کر کے طلب کرے۔ میں ان کے واجب الادا حقوق ادا کرنے کو طیار ہوں۔ جو دوست مجھ سے ایسا مطالبہ کرینگے میں انکا بہت شکر گزار ہونگا۔ (خاکسار حکیم محمد فیروز الدین محصل انجمن ہائے احمدیہ قادیان محلہ دارالرحمت)

کانگریس کے خلاف مسلمانان ضلع جہلم کا جلسہ

موضع ترال و ڈھلوال ضلع جہلم اور اسکے مضافات کی مسلمانوں نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں جو کہ ۲ر جولائی منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔ مسلمانوں کا یہ جلسہ کانگریس کی موجودہ تحریک قانون شکنی کو سخت نفرت کی

۴ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اسے موجودہ نظام حکومت کو اُلٹ دینے کیلئے سخت مضرت رساں یقین کرتا ہے۔ ہم گورنر جنرل ہند کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم خوش ہونگے۔ اگر ہمیں کوئی ایسا موقعہ میسر آئے۔ کہ ہم گورنمنٹ کا ساتھ دیتے ہوئے

ضرورت نکاح۔

ایک مخلص احمدی نوجوان ڈاکٹر بعمر ۳۵ سال سب اسسٹنٹ سرجن ملازم گورنمنٹ قوم آوان مالک اراضیات کی پہلی واحد بیوی فوت ہوگئی ہے جسکے بطن سے تین لڑکے ہیں ایک بعمر ۸ سال۔ دوسرا بعمر ۵ سال۔ تیسرا بعمر ۳ سال۔ موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو ایسی بیوی کی ضرورت ہے جو قوم کی آوان یا معزز زمیندار خاندان سے ہونے کے علاوہ نوجوان تندرست احمدی۔ تعلیمیافتہ اور سلیقہ شعار ہو۔ اہل حاجت ناطہ کے متعلق

چودہری احمدالدین وکیل گجرات سے

خط وکتابت کریں

ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی سے خرید فرماویں۔ عمدگی اشیاء کے متعلق انگلستان نے جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے ۱/۴ حصہ دنیا پر قابض ہوئے۔ وہ سپورٹس ہے۔ اس لئے احباب سپورٹس لینے کی کوشش کریں اور ذیل کا سارٹیفکیٹ ملاحظہ فرماویں:۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیس اول درجہ	فی عدد ۸ر
" " رنگین سرخ وسبز درجہ اول / دوم	۲؍ — ۶؍
" " نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دوطرفی	صہ
" " " دوم " یکطرفہ	للعہ
" " " سوم " "	۸ر
بلیڈر نمبر ۴ برائے والی بال نمبر ۴ ڈسلی کیٹر بیسٹ رجسٹرڈ	۱۲ار
ہاکی سٹکس لیڈر سپون اول درجہ رگدار بلیڈ عمدہ قسم	۲؍
" " " دوم " دو درجہ بلیڈڈ	۸ر
" لیڈر بونڈ " اول " بلیڈڈ عمدہ قسم	۲؍
" " " دوم " کیس	۱؍
" بال سفید چمڑہ اول " ریکارڈ کراؤن	۲؍
" " " دوم "	۱؍
" " " سوم " پاپولر	۸ر
کمپو بال کاک کریسنٹ	۸ر

(نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ)

سارٹیفکیٹ:۔ لیہ لداخ۔ کشمیر ۲؍ اپریل ۱۹۳۰ء

مکرم بندہ سلامت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سے ماہ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں پولو ٹینس کا سامان اپنے اور بعض احباب کے استعمال کے واسطے منگوایا تھا۔ اچھی حالت میں پہونچ گیا تھا۔ مگر برف باری کی وجہ سے اس وقت تک استعمال نہ کرسکے۔ اب چند روز سے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ سب سامان بہت عمدہ اور حسب منشاء ہے۔ اور سب احباب نے پسند کیا ہے۔" خاکسار

خان بہادر غلام محمد احمدی سپیشل جرس آفیسر لیہ لداخ

بعدالت جناب شیخ عبدالغنی نائب تحصیلدار صاحب اضلاع جھنگ مقام جھنگ

بہاول ولد رجب ذات ہتراج سکنہ اصحابہ تحصیل جھنگ۔ مدعی
بنام:۔ (۱) علاول ولد رجب ذات ہتراج سکنہ اصحابہ (۲) اللہ یار شاہ ولد گامے شاہ ذات سید سکنہ اصحابہ (۳) مسماۃ امام بی بی بیوہ گامے شاہ ذات سید سکنہ اصحابہ (۴) دہراماں شاہ ولد گل حسین ذات سید سکنہ اصحابہ (۵) نتار شاہ ولد گل حسین ذات سید سکنہ اصحابہ (۶) مبارک شاہ ولد گل حسین ذات سید سکنہ اصحابہ (۷) سید محمود ولد گل حسین ذات سید سکنہ اصحابہ (۸) قاسم شاہ ولد گل حسین ذات سید سکنہ اصحابہ (۹) شرف حسین شاہ ولد چراغ شاہ ذات سید سکنہ اصحابہ (۱۰) مسماۃ پوکھربائی بیوہ پریم چند ذات جونیجہ سکنہ باغ (۱۱) لٹاکربائی بیوہ پریم چند ذات جونیجہ سکنہ باغ (۱۲) محمد ولد سلطان ذات ہتراج سکنہ اصحابہ (۱۳) احمد ولد سلطان ذات ہتراج سکنہ اصحابہ (۱۴) شہامند ولد سلطان ذات ہتراج سکنہ اصحابہ (۱۵) بہادر ولد بوہت ذات ہتراج سکنہ اصحابہ (۱۶) نور شاہ ولد پیر شاہ ذات سید سکنہ اصحابہ (۱۷) غلام علی ولد نور سلطان ذات سید سکنہ اصحابہ (۱۸) سندر لعل ولد بہادر چند ذات مہتہ کھتری سکنہ چنیوٹ (۱۹) کرشن لعل ولد بہادر چند ذات مہتہ کھتری سکنہ چنیوٹ۔

درخواست تقسیم اراضی تعدادی ۶۱/۱۱ کنال ۱۶ مرلہ کھاتہ ۱۵۷ واقع موضع اصحابہ چاہ دستی والہ تحصیل وضلع جھنگ

اشتہار عام بمقدمہ تقسیم اراضی تعدادی ۶۱/۱۱ کنال ۱۶ مرلہ کھاتہ ۱۵۷ واقعہ موضع اصحابہ

بمقدمہ صدر منجانب مدعی درخواست تقسیم گذر کر تاریخ پیشی ۲۱/۸/۱۹۳۰ مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ دہراماں شاہ ولد گل حسین ذات سید مدعا علیہ ۴ وسید محمود ولد گل حسین ذات سید مدعا علیہ ۷ سکنائے موضع اصحابہ تحصیل وضلع جھنگ وکرشن لعل ولد بہادر چند ذات مہتہ کھتری مدعا علیہ ۱۹ سکنہ چنیوٹ تحصیل وضلع جھنگ عمداً حاضری عدالت سے گریز کررہے ہیں۔ اور حاضر عدالت نہیں ہوتے ہیں۔ کئی بار اطلاع نامہ مدعا علیہم کے نام جاری ہوچکے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم تاریخ پیشی مقررہ پر حاضر عدالت نہ ہونگے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۳/۷/۳۰ بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ (دستخط حاکم)

مہر عدالت

سونا جیسا مل گیا

تو بھی اس وقت تک فائدہ نہیں ہوسکتا۔ جبتک ملک کا بچہ بچہ اصول تجارت سے واقف ہوکر اپنے پاؤں پر آپ کھڑا نہ ہوسکے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ غیر ممالک کی طرح تجارتی میدان میں مقابلہ کرو۔ آپکا یہ مقصد بزنس ہوم لمیٹڈ کا ایک حصہ بالیتی یکصد روپیہ خرچ کرنیسے پورا ہوگا۔ جو ۲/۱ ۱ سال میں قابل ادائگی ہے۔ قواعد آسان منافعہ معقول مفت طلب کرو۔ اگر معقول تنخواہ کی ملازمت درکار ہے۔ تو ہم کے ٹکٹ روانہ کرکے قواعد طلب کرو۔ نقد ضمانت ضروری نہیں ہے۔

بزنس ہوم لمیٹڈ بمبئی نمبر ۹

دماغی کام کرنے والوں کو مژدہ

اپنی دماغی تر وتازگی کو برقرار رکھو۔ اور بڑھاؤ۔ یہ بات دواؤں ٹانکوں سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ بمصداق العقل السلیم فی الجسم السلیم صحت جسمانی کے قیام اور طاقت جسمانی کے ازدیاد سے حاصل ہوتی ہے اس کے بغیر تم کوئی دینی کام بھی انجام نہیں دیسکتے۔ اس کے لئے رسالہ ورزش جسمانی ملاحظہ فرماتے رہئے۔ جو ہر عمر وجسمانی حالت کے لحاظ سے آسان موزون سائنٹیفک ورزشیں بتاتا ہے۔ منجملہ اس کے رسالہ اور نہایت مفید علمی معلومات سے مملو ہے۔ سالانہ چندہ صرف تین روپے۔ فقط

مینجر رسالہ ورزش جسمانی نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہوجاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوکر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ (ایک روپیہ چار آنے)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

——— ڈھاکہ۔ ۲۶ر جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب راج شاہی ائی سکول میں مدرسین کا جلسہ منعقد ہورہا تھا۔ تو ایک طالب علم نے مدرسین پر بم پھینکنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ پھینکے جانے سے پہلے ہی اس کے ہاتھ میں پھٹ گیا۔ اور وہ مجروح ہوگیا۔ آج صبح ہسپتال میں پولیس نے اسے گرفتار کرلیا۔

——— حال ہی میں مسلمانوں کا ایک جلسہ بنگلور میں منعقد ہوا۔ متعدد قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن میں ریاست میسور کے مجوزہ مسودہٴ قانون بابت امتناع ذبیحہ گاؤ کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

——— شملہ۔ ۲۶ر جولائی۔ آج پنجاب کونسل میں سردار اجل سنگھ کا مسودہ ترمیم قانون گوردوارہ ہندوؤں کی مخالفت کے باوجود منظور ہوگیا۔

——— کراچی۔ ۲۷ر جولائی۔ شکار پور اور سلطان کوٹ کے درمیان متعدد مقامات پر تیس سے چھتیس میل تک لائن شکستہ ہوگئی ہے۔ اور ریلوے لائن کا بہت بڑا حصہ زیر آب ہے۔ گاڑیاں بدلنا ناممکن ہے۔ مسافروں کو دوسری طرف لے جانے کے لئے کشتیوں کا انتظام کیا جارہا ہے۔

——— حال ہی میں کوہ دامنیوں نے "بچہ سقہ" کے اعزہ اور برادری میں سے ہیں۔ پانچ ہزار کا لشکر فراہم کرکے کابل پر ہجوم کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ لیکن والیٔ کابل کے تدبر نے اس شرارت کا فی الفور سدباب کرلیا۔ اور عساکر افغانیہ نے ان شرارت پیشہ لوگوں پر اس قیامت کی گولہ باری کی۔ کہ وہ سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

——— پونا۔ ۲۷ر جولائی۔ پنڈت موتی لال نہرو سے ملاقات کرنے کے بعد سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔ اور ماہ اگست کے شروع میں پھر پونا آکر گاندھی جی کو اپنی ملاقاتوں کے نتائج سے آگاہ کرینگے۔ آخری فیصلہ گاندھی جی ہی کرینگے۔

——— پشاور۔ ۲۶ر جولائی۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ شاہ نادر خان پر مرض ہیضہ کا حملہ ہوا ہے۔

——— شملہ۔ ۲۵ر جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لارڈ اردن اپنے عہدہ میں توسیع کے حق میں نہیں ہیں۔

——— بالور گھاٹ۔ ۲۵ر جولائی۔ بندوق کے کئی لائسنسداروں کو لائسنس منسوخ کئے جانے کے نوٹس موصول ہوئے ہیں۔

انہیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ اپنی بندوقیں اور بارود جمع کرائیں۔

——— لاہور۔ ۲۶ر جولائی۔ پنجاب گزٹ کے تازہ پرچہ میں اعلان شایع کیا گیا ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے صوبہ میں "ڈانڈی میں سول نافرمانی" اور "بمبئی ستیہ گرہ" نامی دو فلمیں ممنوع قرار دیدی ہیں۔ کسی سینما میں وہ نہیں دکھائی جاسکتیں۔

——— بنکورا۔ ۲۵ر جولائی۔ ویسلین کالج کے طلباء نے ایک جنرل میٹنگ میں اتفاق رائے سے تین ماہ کے لئے تعلیم ملتوی کردینے کا فیصلہ کیا۔ اور قومی کام کے لئے اپنے دیہات کو جارہے ہیں۔

——— ٹوہانہ (حصار) ۲۴ر جولائی۔ پھول سنگھ نامی ایک ڈاکو نے کل سرشام ہی گیارہ آدمی بندوق سے ہلاک کردیئے

——— لاہور۔ ۲۵ر جولائی۔ چودہری فضل حق نے ایک اخباری بیان میں لکھا ہے۔ کہ اگر میرے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ اگر حکومت نے مجھے گرفتار نہ کیا۔ تو یہ رحم کی وجہ سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے آپ کو قانونی رد و قدح کے نتائج سے بچانے کے لئے ہوگا۔

——— پنجاب کے تمام جیل خانوں میں بھوک ہڑتال کی تیاریاں ہورہی ہیں۔ جو ایک دن عملی صورت اختیار کرنے والی ہیں۔

——— امرتسر۔ ۲۷ر جولائی۔ مقامی طلباء کی یونین نے ایک اپنی جنگی کونسل بنائی ہے۔ نیز جلیانوالہ باغ میں ایک لنگر جاری کیا گیا ہے۔

——— شملہ۔ ۲۶ر جولائی۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ کونسل آف سٹیٹ اور اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے سلسلے میں امیدواروں کی نامزدگی کے لئے ۷ر اگست اور نامزدگیوں کی پڑتال کیلئے ۱۱ر اگست ۱۹۳۰ء کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

——— بمبئی۔ ۲۷ر جولائی۔ آج ایک سارجنٹ نے ینگ انڈیا کی بہت سی کاپیاں ایک اخبار فروش سے ضبط کرلیں۔ یہ پرچہ سائیکلو سٹائل مشین پر طبع کیا گیا تھا۔

——— بمبئی۔ ۲۵ر جولائی۔ بمبئی اور کراچی کے بیوپاریوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنا تمام مال، سندھیا کمپنی کے جہازوں کے ذریعے ہی باہر کے ممالک میں بھیجیں گے۔ اور منگوائیں گے۔ اور دوسری غیر ملکی جہازران کمپنیوں کا بائیکاٹ کردیا گیا ہے۔

——— شملہ۔ ۲۸ر جولائی۔ پشاور سے جو خبر شایع ہوئی ہے۔ کہ افغان ترکمان بامیان کی طرف پیش قدمی کررہے ہیں۔ بالکل بے بنیاد ثابت ہوئی ہے۔ ترکمانوں نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔

——— سرینگر۔ ۲۸ر جولائی۔ توقع ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر ۱۲ر اگست کو انگلستان کو روانہ ہونگے۔

——— کلکتہ۔ ۲۷ر جولائی۔ ناری ستیہ گرہ کمیٹی کی بیس رضاکار عورتیں آج سہ پہر کو بڑا بازار میں پکٹنگ کرتی ہوئی گرفتار کرلی گئیں۔ ان کو احباب اور رشتہ داروں سے ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی۔

——— کلکتہ۔ ۲۸ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر سبھاس بوس اور علی پور سنٹرل جیل کے دوسرے سیاسی قیدیوں نے بھوک ہڑتال ترک کردی ہے۔

——— شملہ۔ ۲۶ر جولائی۔ آج گورنر پنجاب نے کونسل میں تقریر کی۔ اور اس ایوان کی روئداد پر تبصرہ کرتے ہوئے ارکان کی فرض شناسی اور احساس ذمہ داری کی تعریف کی۔ اور صوبہ کی خدمت گذاری کے پیش نظر جس پروگرام پر کونسل کاربند رہی۔ اس کی خوبی کا اعتراف کیا۔ گورنر کی تقریر کے بعد مختلف ارکان نے ایوان کے صدر چودہری شہاب الدین کا شکریہ ادا کیا۔ نیز ان کی خدمت کا اعتراف کیا۔ اور چودہری صاحب نے جوابی تقریر کی۔

——— شملہ۔ ۲۷ر جولائی۔ صوبجاتی گورنمنٹیں سائمن رپورٹ کے متعلق اپنا اپنا نکتہ خیال گورنمنٹ ہند کے سامنے ۱۵ر اگست سے پہلے پیش کریں گی۔ اور غالباً اس کے ایک ماہ کے بعد گورنمنٹ ہند اپنے نکتہ خیال کو ملک معظم کی حکومت کے سامنے پیش کریگی۔

——— شملہ۔ ۲۷ر جولائی۔ سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کے انعقاد کے متعلق سرکاری حلقوں میں یہ کہا جارہا ہے۔ کہ اگر یہ کانفرنس ملتوی کردی گئی۔ تو پھر اس صورت میں اس کا منعقد ہونا ناممکن ہوجائیگا۔

——— شملہ۔ ۲۷ر جولائی۔ وزیرستان میں اس وقت صورت حالات پُرسکون ہے۔ مگر تیراہ کے علاقہ میں ابھی حالات ٹھیک نہیں ہوئے۔ مالاکنڈ کے علاقہ میں ایک لشکر جمع ہورہا ہے۔ لیکن اسے کوئی خاص اہمیت نہیں دی جارہی ہے۔

——— مدراس۔ ۲۵ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریلوے سپرنٹنڈنٹ نے تمام سٹیشن ماسٹروں کو حکم دیدیا ہے۔ کہ وہ کھدر یا سوت کا پارسل منظور نہ کیا کریں۔

——— لاہور۔ ۲۸ر جولائی۔ آج چار مسلمان بزازوں کی دوکانوں پر کانگرس والنٹیروں نے پکٹنگ کیا۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہ لائی گئی۔

——— راولپنڈی۔ ۲۶ر جولائی۔ پولیس نے آج کانگرس کمیٹی کے دفتر پر کانگرس بلیٹین کی اشاعت کے سلسلہ میں چھاپہ مارا۔ اور ایک ڈپلی کیٹنگ مشین اور کچھ کاغذات اٹھاکر لے گئی۔

بمبئی۔ ۲۸ جولائی۔ بمبئی فیڈریشن آف کمرشل ایسوسی ایشنز کی ایک میٹنگ نے فیصلہ کیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے نئے قرضہ کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اور بنکوں سے روپیہ نکلوا لیا جائے۔

دہلی۔ ۲۸ جولائی۔ چیف کمشنر دہلی نے ایک ہندی پمفلٹ "کرانتی گیتا نجلی" اور ایک ہندی پوسٹر "گھادر" ضبط کر لئے ہیں۔

دہلی۔ ۲۸ جولائی۔ آج کانگریس کے والنٹیروں نے شراب فروشوں کے مکانات پر پکٹنگ کیا۔ اور ان کے ملازموں کو اندر جانے سے روکا۔ اس لئے شراب کی اکثر دکانیں نہ کھل سکیں۔

لاہور۔ ۲۸ جولائی۔ کانگڑہ ویلی ریلوے جوالا مکھی سے آگے کئی جگہ سے شکستہ ہو گئی ہے۔ اس لئے آئندہ اطلاع تک صرف پٹھانکوٹ اور جوالا مکھی کے درمیان تک ہی گاڑی آیا اور جایا کریگی۔

شملہ۔ ۲۸ جولائی۔ سائیکلوسٹائل مشین پر بے قاعدہ شایع ہونے والے اخبارات کا آرڈی نینس صوبہ بہار میں بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔

شملہ۔ ۲۸ جولائی۔ انڈین سول سروس کے مقابلہ کا امتحان ان دنوں لندن میں شروع ہے۔ امیدواروں کی کل تعداد ۱۴۱۳ ہے۔ جن میں سے ۱۰۳ یورپین، ۲۰۴ ہندوستانی اور سات ستھالی ہیں۔

کلکتہ۔ ۲۸ جولائی۔ کنٹرولر آف کرنسی کا اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے نئے قرضہ میں آج کی تاریخ تک گیارہ کروڑ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

لدھیانہ۔ ۲۷ جولائی۔ ۲۴ جولائی حال کو پولیس کے جلوس پر حملے کے متعلق جو ہفتہ مقاطعہ کے سلسلہ میں نکالا گیا تھا۔ شہری انجمن نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو تقریباً ۴۰ گواہوں کے بیانات قلم بند کر چکی ہے۔ شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ راہ گیر اور عورتیں اور بچے بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ دکاندار بھی پٹ گئے۔ پولیس نے گرجے کے چوک میں ہر طرف پانچ مرتبہ حملہ کیا۔ ایک سو بیس اشخاص زخمی ہوئے۔

ناگ پور۔ ۲۸ جولائی۔ رابرٹسن میڈیکل سکول کے طلباء نے قومی جھنڈا جو انہوں نے ہوسٹل کی عمارت پر نصب کر رکھا تھا۔ حکام کے مقرر کردہ وقت کے اندر اندر نہ اتارا۔ چنانچہ ہوسٹل آئندہ اطلاع تک بند کر دیا گیا ہے۔ لیبر یونین کے زیر اہتمام مقامی کارخانوں کے مزدوروں نے موجودہ سیاسی تحریک کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے جلوس نکالا۔

—— روم ملینیو۔ ۲۷ جولائی۔ وکٹر اعمانوئیل شاہ اطالیہ نے علی الصباح زلزلے سے متاثر علاقہ کے متعلق اپنا دورہ پھر شروع کر کے اربینو اور مضافات کے دیہات کا معائنہ کیا۔ بادشاہ نے خطرناک جگہوں کے اوپر چڑھکر مُردوں کے اوپر سے مٹی ہٹانے میں مدد دی۔ جس کے دوران میں مجروحین اشخاص جو چار دن تک دبے رہے۔ نکالے گئے۔ وزیر تعمیرات نے بیان کیا ہے۔ کہ تباہ شدہ علاقوں میں امدادی کام کے متعلق حیرت انگیز ترقی کی گئی ہے۔ مصیبت زدوں کو خوراک بہم پہونچائی جاتی ہے۔ اور تقریباً تمام مجروحین ہسپتالوں میں داخل کر دیئے گئے ہیں۔

—— لندن ۲۵ جولائی۔ دولت متحدہ برطانیہ کی لیبر کانفرنس میں جو مسٹر ستیل ممبر پارلیمنٹ کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ ہندوستان کے مسئلہ پر بحث و تمحیص کی گئی۔ جناب صدر نے کہا۔ ہندوستان حکومت خود اختیاری کی منزل مقصود پر بہت جلد نہیں پہونچ سکیگا مگر یقیناً تمام برطانیہ چاہتا ہے۔ کہ ہندوستان اپنے آپ کو دولت متحدہ برطانیہ کی ذمہ داریوں اور حقوق کا حصہ دار سمجھے۔

—— رگبی۔ ۲۵ جولائی۔ وزیر خزانہ نے دار العوام میں اعلان کیا۔ کہ امید کی جاتی ہے مگر جمعہ کے دن پارلیمنٹ کا یہ اجلاس ختم ہو جائیگا۔ اور ۲۸ اکتوبر سنہ ۳۰ء سے پھر شروع ہوگا۔

—— لندن۔ ۲۶ جولائی۔ اس سال ڈاک پر ڈاکہ ڈالنے کی سترہ وارداتیں ہو چکی ہیں۔ کل صبح میل وان کے ڈرائیور نے پارسلوں کی تقسیم کیلئے ایک دوکان کے سامنے گاڑی روکی اور دوکان کے اندر گیا۔ ایک چور اس گاڑی میں آگھسا۔ اور ڈرائیور کی نشست پر بیٹھ کر گاڑی کو لے اُڑا۔ اس کے پیچھے ایک اور کار تھی۔ جس میں اس کے تین ساتھی تھے۔ آدھ میل کے فاصلہ پر ڈاکخانہ تھا۔ چور صاحب نے موٹر کو وہاں کھڑا کیا۔ ڈاک کے قلی نے سمجھا۔ یہ صاحب محکمہ کے ڈرائیور ہیں۔ انہوں نے حسب معمول اپنے تھیلے اس میں ڈال دیئے۔ چوروں نے کچھ دور جا کر تھیلے میل وان میں سے اس موٹر کار میں منتقل کر لئے۔ اور میل وان کو وہیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مال غنیمت کی میزان ایک ہزار پونڈ ہے۔

—— لندن۔ ۲۸ جولائی۔ دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ گول میز کانفرنس میں برٹش ڈیلیگیشن کی ہیئت ترکیبی کے متعلق یکم اگست سے پہلے پہلے فیصلہ ہو جائیگا۔

ممالک غیر کی خبریں

—— برلن۔ ۲۵ جولائی۔ ایک حکم نافذ کیا گیا ہے۔ جس کے رو سے انسان کو ہلاک کر دینے والے اسلحہ بلا اجازت پاس رکھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو ایک سال قید کی سزا دی جائے گی۔ اور جو لوگ سیاسی جلسوں میں شریک ہوں گے۔ انہیں کم از کم تین ماہ قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔

—— رگبی۔ ۲۵ جولائی۔ گذشتہ شب دار العوام میں مسٹر ولیم گراہم "صدر مجلس تجارت" نے اعلان کیا۔ کہ حکومت مشرق اقصیٰ میں ایک تجارتی وفد بھیجنا چاہتی ہے۔ تاکہ وہاں برطانی مال کی زیادہ فروخت کے امکانات معلوم کئے جا سکیں۔

—— طہران۔ ۲۵ جولائی۔ کل طہران سے چودہ ارکان پر مشتمل ایک وفد ترکی کے وفد سے ملاقات کرنے کے لئے شمالی مغربی سرحد کی طرف گیا۔ تاکہ سرحد ایران و ترکی کی حدود کا تعین کیا جائے۔

—— دیوار براق کے متعلق عربوں اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے اسلامی ممالک یروشلم کو وفد بھیج رہے ہیں۔ تاکہ بین الاقوامی کمیٹی میں اپنے مطالبات کی پیروی کریں۔ فلسطین کے اخبارات کا بیان ہے۔ کہ بے شمار وفود آ رہے ہیں۔

—— ترکی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نمازیوں کی قلت کے باعث ۸۰ مساجد بند کر دی جائیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

—— نیویارک۔ ۲۵ جولائی۔ میکسیکو کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب پینوٹیپا میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے۔ جس کے بعد موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ باشندے اپنے مکانوں کو چھوڑ کر باہر نکل آئے۔ لیکن نقصان جان نہیں ہوا۔

—— والنگٹن۔ ۲۵ جولائی۔ ویسٹ پورٹ میں ایک ہولناک زلزلہ آیا۔ جو ایک منٹ تک رہا۔ اور والنگٹن میں اس سے کم ہولناک زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے لیکن کچھ نقصان نہیں ہوا۔

—— لندن۔ ۲۰ جولائی۔ مسٹر بالڈون نے برگ ہاؤس میں تقریر کرتے ہوئے پیشگوئی کی۔ کہ چھ ماہ کے اندر حکومت حزب العمال کا تختہ الٹ جائیگا۔ ہم نے اس بات کا تہیہ کر رکھا ہے۔ کہ جونہی ہم برسر اقتدار ہو جائیں۔ اپنی نوآبادیات کے ساتھ جانبین کی مراعات کو تقویت پہونچائیں۔

(محمد عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر الفضل کے لئے قادیان سے شایع کیا)